مقالہ۔3

محبت رسول ﷺ

تصنیف

امام ابو محمد عبد الجلیل اُندلسی قصری ؒ

(ت:۶۰۸ھ)

ترجمہ

محقق العصر مفتی محمد خان قادری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محبت رسول ﷺ ،ایمان کی نبیاد ہے اور یہ بات اس قدر واضح ہے کہ محتاج دلیل نہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ﰳاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِىْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِىَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ

(پ۱۰ ،التوبہ:۲۴)

تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہانتک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دکھاتا۔

پھر اس پر تہدید و وعید کرتے ہوئے فرمایا:

فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِىَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ (پ۱۰ ،التوبہ:۲۴)

تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا

حدیث صحیح میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

لا یو من احد کم حتی اکو ن احب الیه من والد ہ وولد ہ والناس اجمعین (مسلم، کتاب الایمان)

تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ مجھ سے اپنے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبت نہ کرے۔

لفظ "الناس" میں تمام انبیاء، رُسل اور اولیاء بھی شامل ہیں۔ یعنی آپ ﷺ سے محبت تمام انبیاء و رسل اور اولیاء سے بڑھ کر کرنا لازم و ضروری ہے۔

دوسری روایت میں انہی سے مروی ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

ثلاث من کن فیه وجد حلا وۃ الا یمان من کان الله ورسوله احب الیه مما سواھما (النسائی، کتاب الایمان)

جس میں تین چیزیں ہوں گی وہ ایمان کی حلاوت پائے گا۔ان میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ان کے ماسوا سے بڑھ کر محبت ہو۔

تمام مخلوق پر فضیلت

اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ محبت کو اپنی محبت کے ساتھ متصل قرار دیا ہے۔

"مما سواھما" کے الفاظ واضح کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو باقی تمام مخلوق پر فضیلت دی ہے کیونکہ اللہ اور رسول کا ماسوا تمام مخلوق ہے خواہ وہ نبی فرشتہ ہے یا ولی، اس کا رتبہ بڑا ہے یا مقام اور خواہ وہ اپنا خاندان ہے یا رشتہ دار، خواہ وہ ذات ہے یا کائنات کی کوئی اور شے، ہر ایک سے بڑھ کر آپ ﷺ سے محبت کی جائے گی۔

آپ کی محبت کے بغیر ایمان ثابت ہی نہیں ہوتا

جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس قدر بلند مقام سے نوازرکھا ہے

تو ضروری ہے محبت رسول کو ایمان کا مستقل شعبہ قرار دیا جائے ۔اسی طرح آپ ﷺ سے باقی تمام مخلوق سے بڑھ کر محبت کی جائے ۔اس شعبہ ایمان (محبت رسول) کے بغیر نہ کسی کا ایمان ثابت ہوتا ہے اور نہ ہی مقبول ۔کیا تم نے انہیں دیکھا بنی اسرائیل کے راہب اپنے انبیاء ورسل سے محبت رکھتے اور اللہ کی عبادت بھی کرتے مگر ان کو اس نے کوئی فائدہ نہ دیا ۔کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ سے عداوت رکھتے تھے ۔حالانکہ وہ آپ کے رسول ہونے کو جانتے تھے ۔

کیا مقام ہے اپنے رب کے ہاں ، کس قدر اس کے ہاں ان کا مرتبہ و منزلت ہے اور وہ کس قدر اسے محبوب ہیں ۔

حین لم یرض دین احد الا بحبه ولا قبله الا مقروناً بحبه

اللہ کسی کے دین کو آپ کی محبت کے بغیر پسند ہی نہیں فرماتا اور نہ ہی آپ کی محبت کے بغیر اسے قبول فرماتا ہے ۔

فصل

یہ باب محبت تین اقسام رکھتا ہے

(۱) مقام اسلام (۲) مقام ایمان (۳) مقام احسان

مقام اسلام میں محبت

مقام اسلام میں ظاہر یہ ہے کہ آپ ﷺ سے زبان سے محبت کا اظہار کیا جائے ، تمام اعضاء کے ساتھ آپ کی اور آپ کے دین کی اور سنن کی مدد کی جائے ، آپ کی مدح اور صلوۃ وسلام میں کثرت سے کام لیا جائے آپ کے اور

آپ کے طریقے کے دشمنوں سے زبان سے سختی کی جائے، اعمال میں آپ کے معمولات کی اتباع کی جائے اور خواہشات نفس اور سنت کے خلاف بدعات کی ممانعت کی جائے، یہ مقام اسلام اور عالم جسد میں آپ کی محبت کا اظہار ہے جیسے خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من احب سنتی کان احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنة (ابن عساکر،۱۴۵۳)	جس نے میرے طریقے سے محبت کی اس نے میرے ساتھ محبت کی اور جس نے میرے ساتھ محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

مقام ایمان میں محبت

دل آپ کی محبت سے اس قدر معمور ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر شے سے بڑھ کر آپ کی ذات گرامی محبوب ہو حضرت نبی اکرم ﷺ کا مقدس فرمان ہے:

وجد حلاوة الایمان من کان الله ورسوله احب الیه مما سواهما (مسلم کتاب الایمان)	وہ شخص ایمان کی حلاوت ومٹھاس پالے گا جس نے ہر شے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کی۔

مقام احسان میں محبت

عقل یہ غور وفکر کرے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تمام مخلوق پر کتنی بزرگی، فضیلت، قدر ومنزلت عطا کی ہے پھر انسان اپنے ظاہر وباطن سے آپ کی خوب تعظیم وتوقیر اور عزت کرے:

فانه معظم موقر فی جمیع العوالم من اسفل العالم الی اعلاه الی محله الکریم الذی هو قاب قوسین اوادنٰی

چونکہ آپ ﷺ تمام عالمین میں اسفل سے لے کر اعلیٰ مقام (جو قاب قوسین او ادنیٰ ہے) تک معظم اور صاحب توقیر ہیں

محبت کے لیے جمال وکمالات کا تذکرہ

جب یہ مقام واضح ہوگیا تو اب ضروری ہے کہ ہم ایسی مبارک ومقدس ذات کے کچھ محاسن اور آپ کے ظاہری اور باطنی کمالات کا تذکرہ کریں تا کہ ہر عالم ومقام میں آپ کے ظاہر وباطن کا وجوب ولزوم واضح ہوسکے۔

فان الحسن و الجمال والاحسان سبب المحبة

کیونکہ حسن وجمال اور احسان محبت کا سبب بنتے ہیں۔

فطرۃً دل اسی کے ساتھ محبت کرتا ہے جو اس پر احسان کرے آپ ﷺ ہم سب کے عظیم محسن ہیں کیونکہ تمام مثلاً اسلام اور شریعت و ہدایت پر آپ کے سبب ہی سے ایمان نصیب ہوا:

بل هو سبب کل خیر ظاهراً وباطناً لانه رحمة عامة فی اصل خلقته فهم ذالك من فهمه وجهله من جهله کماقال الله تعالیٰ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

بلکہ آپ ﷺ ہر ظاہری و باطنی خیر کا سبب ہیں اس لیے آپ اپنے اصل خلقت میں رحمت عامہ ہیں یہ بات سمجھنے والے کے لیے سمجھ میں آگئی اور نہ سمجھنے والے کے لیے سمجھ نہ آئی اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

اس کی تفصیل عنقریب آپ ﷺ کے حسن خلقت کے تحت آ رہی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

نام مبارک کے حروف پر تخلیق

آپ ﷺ کے جسد انور کے حسن کا عالم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی تمام اولاد کو آپ کے مبارک نام کے حروف کی صورت میں پیدا فرمایا:

کی لایری بالبصر الا اسمه	تا کہ ہر وقت نگاہوں میں آپ ﷺ کا نام ہی رہے۔

یہی وجہ ہے کہ محب کو ہر شی میں اپنے محبوب کی صورت ہی دکھائی دیتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے میم محمد ﷺ کو سر، حا کو دونوں ہاتھ، دوسری میم کو بطن اور دال کی صورت میں ران، پنڈلیاں اور قدم بنائے۔

خط قدیم میں آپ کا مبارک نام "محمد" یوں تحریر کیا جاتا تھا اور اسی صورت پر اہل جنت کی صورت ہے خواہ وہ مرد، عورتیں یا بچے ہوں:

یری اسمه فی کل مکرم و محبوب فیعم حبه کل شئی برؤیة اسمه	تا کہ ہر مکرم و محبوب شی میں آپ کا مبارک نام دکھائی دے اور آپ کے نام کو دیکھنے کی وجہ سے ہر شے سے محبت کی جائے۔

اسم محبوب کا ادب

رہے چوپائے، نباتات، آلات، معاون جواہر آلات اور دیگر اشیاء تو انہیں صورت اسم محمد سے خارج رکھا چونکہ وہ اولاد آدم کے مملوک اور خادم ہوتے ہیں اور ان کی خدمت کے لیے تخلیق ہوئی ہے:

کی لا یستخدم اسم الحبیب ولا یستذل تا کہ نام حبیب کہیں خادم و حقیر نہ ہو جائے۔

فصل

چونکہ کفار ومخالفین کے باطن (ان کی بدعقیدگی اور بدعملی کی وجہ سے) مسخ شدہ اور الٹے تھے اس لیے وہ آپ سے محبت نہیں کرتے۔

اگر ان کے باطن، احسن تقویم ہوتے تو اہل ایمان کی طرح وہ بھی آپ ﷺ سے محبت کرتے، ظاہراً وہ اس اسم سے نہ چاہتے ہوئے بھی محبت کرتے ہیں کیونکہ وہ فطرت پر پیدا ہوئے اور اس دار دنیا میں وہ آپس میں محبت کرتے ہیں لیکن ان کے باطن مسخ شدہ ہیں۔

آخرت میں ان کے مسخ شدہ باطن سامنے آئیں گے ان کی خلقت ظاہری کسی اور شکل وصورت میں ڈھل جائے گی جیسا کہ آیات واحادیث میں وارد ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

أَفَمَنْ يَمْشِي مُكِبًّا عَلَى وَجْهِهِ أَهْدَى أَمَّنْ يَمْشِي سَوِيًّا (سورۃ الملک: ۲۲) تو کیا وہ جو اپنے منہ کے بل اوندھا چلے زیادہ راہ پر ہیں یا وہ جو سیدھے چلے

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ (سورۃ المومنون: ۱۰۴) اور وہ اس میں منہ چڑائے ہوں گے۔

اس کی تفسیر میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تشویه النار فتقلص شفته العلیا حتی تبلغ وسط راسه وتسترخی شفته السفلیٰ حتی تبلغ سرته (الترمذی ۲۵۸۷)	آگ انہیں جلائے گی اور ان کے اُوپر والے ہونٹ سر کے درمیان تک بلند ہو جائیں گے اور نیچے والا ہونٹ اس کی ناف تک لٹک جائے گا۔

دوسری حدیث میں ہے:

ان الکافر یسحب لسانه الفرسخ والفرسخین (الترمذی: ۲۵۸۰)	کافر کی زبان ایک فرسخ یا دو فرسخ تک لمبی ہو کر باہر نکل آئے گی۔

اور یہ بھی ثابت ہے کہ داڑھ اُحد پہاڑ کے برابر ہو گی، جب داڑھیں احد پہاڑ جیسی، اُوپر والا ہونٹ وسط سر اور نیچے والا ہونٹ ناف تک ہوگا زبان کئی میل تک لمبی لڑھک رہی ہو گی

فانی تشبه هذه الصورة الخلقة الانسانیة المصورة علی صورة محمد ﷺ	تو ایسی صورت انسانی کی مشابہت صورت اسم محمد ﷺ پر کیسے ہو سکتی ہے؟

یہ بھی منقول ہے کہ انکار کرنے والے کا حشر باجرہ کے دانے کی طرح ہو گا اور یہ مسخ ہونا ہی ہے حدیث صحیح میں ہے:

ان ابا ابراھیم یردفی صورة ذیخ	حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا کو بھیڑیے کی صورت دے دی گئی۔

بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہی بندر اور خنزیر بنا دیا اور ان کا باطن یہاں ہی واضح ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَجَعَلَ مِنهُمُ القِرَدَةَ وَالخَنَازِيرَ (سورۃ المائدہ: ۶۰)	اور اس نے ان میں سے بعض کو بندر اور خنزیر بنا دیا۔

یہ منقول ہے کہ اہل دوزخ کی صورت سانپ، بندر، خنزیر، کتے، شیاطین اور دیگر حیوانوں کی طرح ہوں گی جیسا کہ روافض کے بارے میں مروی ہے۔

انھم کلاب اهل النار — وہ جہنمی کتے ہیں۔

خصوصا جن لوگوں کے دلوں پر مہر لگا دی ہے آخرت میں ان کے باطن ظاہر بن جائیں گے اگرچہ ان کے ظاہر احسن تقویم ہیں مگر انہیں اسفل اسافلین میں گرا دیا جائے گا اللہ تعالیٰ کا مبارک ارشاد ہے:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ (سورۃ التین: ۴-۵)

یقیناً ہم نے انسان کو اعلیٰ صورت عطا فرمائی پھر ہم نے اسے سب سے پستی کی طرف پھیر دیا۔

ایک اور جگہ پر ارشاد فرمایا:

وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ (سورۃ یٰسین: ۶۷)

اور ہم چاہتے تو ان کے گھر بیٹھے ان کی صورتیں بدل دیتے۔

جنت اور صورت اسم محمد ﷺ

یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ اہل جنت کے علاوہ کسی کی بھی صورت، محمدی اسم کے جمال میں نہ ہو گی لہذا وہی آپس میں ایک دوسرے سے محبت کریں گے خواہ وہ مرد ہوں یا خواتین۔

فليس فيها مسكن ولا قصر ولا موضع الا وصورة هذا الاسم — وہاں کوئی ٹھکانہ، محل اور کوئی ایسی جگہ نہ ہو گی جو اسم محمد کی صورت پر نہ ہو گی۔

اور یہ مذکورہ حقیقت مسلمہ اور مشہور ہے کہ آخرت اور جنت میں جو بھی اس صورت پر نہ ہو گا مثلاً

لباس محلات سواری نہریں درخت اور وہ اس صورت والوں کے خادم اور مملوک ہوں گے۔

حسن و جمال مصطفوی ﷺ

آپ ﷺ کے جسم اطہر پر متعدد کتب تحریر کی گئی ہیں ان میں سے ہر ایک نے اپنے مطالعہ کے مطابق آپ کے حسن و جمال کی جھلکیاں بیان کی ہیں

فان رسول الله ﷺ اجمل العالمين صورة خلقه الله كذالك لاجل الحب عليها اس لیے کہ آپ ﷺ کی صورت تمام کائنات سے خوبصورت ہیں اللہ تعالیٰ نے یہ حسن و جمال اس لیے دیا تھا کہ آپ کو محبوب بنا لیا جائے۔

چونکہ جمال و حسن محبوب ہوتا ہے تا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مخلوق میں کسی کی نظر آپ کے جسد اطہر پر پڑے تو وہ آپ کو ناپسند کرے تو وہ اس سے کافر ہو جائے گا۔

حسن مصطفویؐ پردہ میں

حسن یوسفی اور دیگر لوگوں کا حسن آپ کے حسن کا جز ہے کیونکہ ان تمام کی آپ کے اسم مبارک کی صورت میں تخلیق ہوئی ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے

ولو لا ان الله ستر جمال صورة محمد ﷺ بالهيبة والوقار واعمى عنه آخرين لما استطاع احد النظر اليه بهذه الابصار الدنياوية الضعيفة اگر اللہ تعالیٰ ہیبت اور وقار کے ساتھ آپ ﷺ کے حسن و جمال پر پردہ نہ ڈالتا تو آنکھیں خیرہ ہو جاتیں اور اس کمزور دنیا کی کوئی آنکھ نہ تمہیں دیکھ پاتیں

چہرہ اقدس کی ضیاء پاشیاں

اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رات کی تاریکی میں کپڑے سیتے ہوئے سوئی گر پڑی:

فرأتها وابصرتها بنور ضياء وجه محمد ﷺ — تو انہوں نے حضور ﷺ کے چہرہ اقدس کی ضیاء اور روشنی کی وجہ سے اسے پالیا

حدیث صحیح میں ہے:

ان وجهه كان مثل الشمس ومثل البدر وعلى قدر مايستطيع كل احد ان ينظر اليه ﷺ — آپ ﷺ کا چہرہ اقدس شمس و چودھویں کے قمر کی مانند تھا اور ہر دیکھنے والا اپنی استطاعت کے مطابق نور پاتا۔

صحابہ کی نعت

صحابہ میں بہت سے ہیں جنہوں نے آپ ﷺ کے چہرہ اقدس کو کبھی نظر بھر کے نہیں دیکھا، حضرت انس اور دیگر صحابہ سے آپ کی نعت یوں منقول ہے:

قد انور

كان ربعة من القوم ليس بالطويل البائن ولا بالقصير المتردد — آپ ﷺ کا قد انور مناسب تھا زیادہ دراز اور چھوٹا نہ تھا۔

یہ اس لیے ہے کہ پست ہونا حقیر لگتا ہے اور زیادہ طویل ہونا طبیعت پر بوجھ بنتا ہے:

وليس بالابيض الامهق ولا بالادم — اور نہ ہی شدید سفید تھا اور نہ ہی گندمی رنگ۔

کیونکہ سرخی میں کالا پن ہوتا ہے اور شدید سفیدی ابرص کے مشابہ ہوتی ہے اور تمام چیزیں ناپسند ہیں:

لیس بجعد قطط ولاسبط آپ ﷺ کے بال مبارک نہ تو زیادہ گھنگریالے تھے اور نہ ہی سیدھے کھڑے

جعد حبشی اور "سبط" رومیوں کے بالوں کی طرح ہوتے ہیں ان میں کامل جمال نہیں ہوتا یہ تمام اہتمام اس لیے تھا کہ کوئی بھی شی ہرگز ناپسند نہ ہو آپ ﷺ کے بارے میں یہ منقول ہے:

مات ولیس فی رأسه عشرون شعرة بیضاء آپ ﷺ کا جب وصال ہوا تو اس وقت آپ کے سر اقدس کے بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

یعنی آپ کے سر اقدس داڑھی مبارک میں سفیدی نہ تھی کیونکہ خواتین اسے ناپسند کرتی ہیں اور نہ آپ زیادہ بوڑھے ہوئے کیونکہ آپ اس سے پناہ کی دعا فرمایا کرتے تھے ملاحظہ کیا آپ کی ذات اقدس میں بڑھاپے کے آثار ظاہر نہیں ہوئے، کہیں کوئی اس کو ناپسند کرنے کی وجہ سے کافر نہ ہو جائے تو آپ ﷺ کا جمال دنیا و آخرت کے افراد سے بڑھ کر ہے:

مبارک شانے

وکان بعید مابین المنکبین آپ کے دونوں شانوں کے درمیان عجیب شان کا فاصلہ تھا۔ (شمائل ترمذی)

تاکہ دلوں میں تعظیم و عظمت پیدا ہو اور آپ کو محبوب بنا لیا جائے اور اس کا برعکس ناپسند اور حقیر ہوتا ہے۔

دست اقدس کی نرمی

حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

مامسست دیباجة ولاحریرة الین — میں نے کوئی دیباج اور ریشم آپ ﷺ
من کف رسول اللہ ﷺ — کے دست اقدس سے زیادہ نرم نہیں پایا

اس لیے کہ ہاتھوں میں کھردرا پن ناپسند ہوتا ہے

خوشبو مبارک

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ولا شممت رائحة من مسکة ولا عنبرة — میں نے آپ ﷺ کے جسم اقدس کی خوشبو
اطیب من رائحة رسول اللہ ﷺ — سے بڑھ کر کسی کستوری یا عنبر کو نہیں پایا۔

کیونکہ بوئے بد ناپسند ہوتی ہے آپ ﷺ کی خوشبو کستوری و عنبر سے بڑھ کر تھی تا کہ کوئی خوشبو میں آپ کے برابر نہ ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی خوشبو میں مساوات کی وجہ سے کسی شی سے آپ کے برابر محبت کرے۔

دھن مبارک

وکان ضلیع الفم — آپ ﷺ کا منہ مبارک فراخ تھا۔

اس لیے کہ چھوٹا اور تنگ منہ بُرا سمجھا جاتا ہے۔

مبارک آنکھیں

وکان اشکل العینین — آپ کی آنکھیں فراخ اور سیاہ تھیں۔

یہ اس لیے کہ آنکھ کا چھوٹا ہونا عیب اور جمال کے خلاف ہوتا ہے۔

مقدس ایڑیاں

وکان منھوش العقبین آپ ﷺ کی مبارک ایڑیوں پر بہت کم گوشت تھا۔

یہ مردوں کے لیے خوبصورتی کا سبب ہوتا ہے ہاں خواتین کے لیے کثرت گوشت بہتر ہوتا ہے۔

الغرض آپ کی تخلیق اور حسن سب سے اعلیٰ واجمل ہے جو بھی آپ کو دیکھتا یا آپ کے بارے میں سنتا وہ آپ کو محبوب بنالیتا کوئی شے ایسی وہاں نہ تھی جس کو عجیب سمجھا جائے یا کوئی طبعیت اس کو ناپسند کرے کیونکہ اگر کوئی عیب لگاتا اور ناپسند کرتا تو کافر ہوجاتا۔

صحابیہ کا بول مبارک پینا

حتی کہ ایک صحابیہ نے آپ ﷺ کا بول مبارک پیا اگر وہ اس سے پیشاب جیسی بدبو محسوس کرتیں تو وہ ان کے حلق سے نیچے نہ جاتا

اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ بیت الخلاء سے جب حضور باہر تشریف لاتے اور میں وہاں داخل ہوتی:

فاجد رائحة المسك تو کستوری جیسے خوشبو پاتی۔

اسی طرح آپ کی منی مبارک کا معاملہ ہے سیدہ اسے کپڑے سے کھرچ دیا کرتی تھیں باقی احادیث میں دھونے کا ذکر ہے (وہ ناپاکی کی وجہ سے نہیں) بلکہ نظافت کے طور پر ہے جیسا کہ آپ نظافت کے لیے دست مبارک دھویا کرتے اور یہ آپ ﷺ کی خصوصیت ہے۔

بوقت وصال خوشبو

اسی طرح جب آپ کا وصال ہوا دوسری اموات کی طرح آپ کے جسم اطہر سے کوئی ناپسندیدہ شے ظاہر نہیں ہوئی:

بل کان طیباً حیًا ومیتاً	بلکہ آپ ظاہری حیات اور وصال کی حالت میں پاکیزہ ہی تھے۔

لباس مبارک

اسی طرح آپ ﷺ کم قیمت والے کپڑے زیب تن فرمایا کرتے کیونکہ آپ دار عبودیت میں تھے لہٰذا اسی دار کا لباس پہنا جو عبودیت کے ذائقہ کے مطابق تھا اور یہ دار زہد وتعبد میں سب سے خوبصورت ہے۔

تمام فقہاء کا فتویٰ

تمام فقہاء رضوان اللہ علیہم اجمعین کا فتویٰ ہے:

من قال ان ثوب النبی ﷺ وسخ یرید بذلك عیبه قتل كفراً لاحداً	جو شخص یہ کہے کہ رسول اللہ ﷺ کا کپڑا میلا ہے اور اس کا مقصد عیب ہو اسے بطور کفر قتل کر دیا جائے نہ بطور حد

اس گفتگو سے واضح ہو گیا کہ آپ ﷺ کو سب سے اجمل صورت عطا کی گئی ہے اور آپ کے تمام اُمور جمال والے ہیں تا کہ آپ سے محبت کی جائے کیونکہ حسن و جمال محبوب ہوتا ہے۔

یہ اختصاراً آپ کے ظاہری جسم کے صفات کا بیان ہے کہ آپ کے اعضاء ظاہری حسن و جمال کے اس درجہ پر فائز ہیں کہ معمولی عیب سے بھی بالاتر ہیں۔

فصل: حسنِ باطنی

آپ ﷺ کے حسن باطنی اور روح پاک کے بارے میں مخلوق کیا بیان کرسکتی ہے۔ تمام جہانوں کے پروردگار نے فرمایا:

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ — اور بلاشبہ آپ خلق عظیم پر فائز ہیں۔

(سورۂ قلم:۴)

جس کو اللہ تعالیٰ عظیم فرماتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر کون ہوسکتا ہے؟ اور خُلق آپ کا باطنی حسن ہے۔ اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث صحیح میں اسی آیت کی تفسیر میں منقول ہے۔

كان خلقه القرآن — سارا قرآن حضور ﷺ کے اخلاق (سیرت و کردار) کا بیان ہے۔

قرآن نور مبین ہے۔ جس سے ہر نور استفادہ کرتا ہے۔ قرآن تمام اسماء وصفات ربانیہ کا جامع ہے جو تمام اشیاء کو وجود عطا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسماء صفات قدیمہ کے معانی میں سے اس جہان میں ہر معنیٰ کو ایجاد فرمایا۔ علم کو اپنے علم سے، رحمت کو اپنی رحمت سے، نور کو اپنے نور سے، حلم کو اپنے حلم سے، اسی طرح بقیہ اسماء وصفات۔

تذکرہ نورِ محمدی ﷺ

نور محمدی ﷺ اور آپ کی ذات، باطنی کو معانی قرآن سے پیدا کیا اور آپ کی ہر صفت محمود کو اس سے تخلیق کیا گیا اور قرآن عظیم تمام کتب کے معانی کو جامع اور ان کا محافظ ہے۔ اسی لیے اس کا نام قرآن ہے "قرء" کا معنیٰ جمع

کرنا ہے۔تو قرآن، نور، خیر، برکت، حسن وجمال پر مشتمل ہے اور اسی سے تمام جہان استفادہ کرر ہے ہیں، احادیث میں آیا ہے:

اول ماخلق اللہ نورمحمد علیه الصلوٰة والسلام	سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے نور کو پیدا فرمایا۔

اس سے آپ ﷺ کی مراد آپ کی باطنی اور نورانی ذات ہے۔آپ ﷺ سے یہ بھی مروی ہے۔

ان اللہ خلق الارواح قبل الاجساد	اللہ تعالیٰ نے اجسام سے پہلے ارواح کو پیدا فرمایا۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

کنت نبیاً وآدم بین الماء والطین	میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔

ایک اور مقام پر فرمایا:

انااول الانبیاء خلقاً وآخرھم بعثاً	میں خلقت میں سب سے پہلا نبی ہوں اور بعثت میں سب سے آخر ہوں۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی

عالم اُمت حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو زمین کو بچھانے اور آسمان کو بلند کرنے سے پہلے اسے مختلف صورتوں میں قائم فرمایا حالانکہ اس کی ذات اقدس اپنے ملکوت میں یکتا اور جبروت میں واحد ہے۔اس نے اپنے نور سے ایک نور کو

شائع کر کے اسے نور کی ضیاء سے روشن کیا۔ جب وہ روشن ہوگیا تو ان تمام صورتوں کے درمیان رکھا:

فوافق ذلك صورة نبينا محمد ﷺ وہ ہمارے نبی ﷺ کی صورت مبارکہ کے موافق ہوگیا۔

پھر رب العزت نے فرمایا:

انت المختار المنتخب وعندك مستودع نوری وهدايتی آپ مختار و منتخب ہیں اور آپ کے پاس میرا نور اور ہدایت امانت ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو مخفی فرمادیا اور انہیں اپنے خزانہ علم میں محفوظ فرمادیا پھر عوالم بنائے۔ زمانہ کو پھیلایا، پانی وہوا چلائی، عرش کو پانی پر رکھا۔ پھر زمین کو پانی کی سطح پر بلند فرمایا۔ پھر ملکی قوتوں کو خصوصی انوار سے پیدا فرمایا۔

وقرن بتوحيده نبوة محمد صلی اللہ علیہ وسلم فشهرت فی السماء قبل مبعثه فی الارض اپنی توحید کیساتھ حضور کی نبوت کا اعلان فرمایا اور زمین پر تشریف لانے سے پہلے ہی آسمانوں پر آپ کی نبوت مشہور ہوچکی تھی

آپ رضی اللہ عنہ کی طویل گفتگو ہے۔ آگے فرمایا:

ولم يزل الله يخبو النور تحت الزمان الى ان فضل محمداً طاهر القنوات اللہ تعالیٰ نے اس نور کو مخفی رکھا یہاں تک کہ اسے حضور کی افضل ترین صورت میں ظاہر فرمایا۔

پھر فرمایا: تو آپ ﷺ نے لوگوں کو ظاہراً و باطناً، خفیہ و اعلانیہ اسی عہد کی طرف دعوت دی جو دنیا میں آنے سے پہلے اس عہد پر تنبیہ ہے کہ جو نسل

دے پہلے دار کی صورت میں تھا تو جس نے پہلے نور سے فیض پایا اس نے ہدایت کے راز کو پالیا اور اسے شرح صدر نصیب ہوا اور جس نے غفلت برتی وہ عذاب کا محل بنا، قارئین آپ ملاحظہ کر چکے ہیں:

ان النبی ﷺ عقدت له النبوة قبل کل شیء وانه دعی الخلیقة عند خلق الارواح وبدء الانوار الی الله کما دعاهم اخر فی خلقة جسده آخر الزمان

حضور ﷺ کو ہر شی سے پہلے نبوت عطا فرمائی اور آپ نے تخلیق ارواح اور ابتداء انوار کے وقت مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی جیسا کہ ظاہری جسم کے ساتھ آخری زمانہ میں بھی وہی دعوت دی۔

اسی معنیٰ ومفہوم پر اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی کی دلالت ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ

(آل عمران:۸۱)

اور یاد کرو جب اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں سے عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔ فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کیا ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ کیساتھ گواہوں میں ہوں۔

آپ ﷺ آدم ارواح ہیں

آپ ﷺ پر تمام ارواح ایمان لائیں تو آپ تمام ارواح کے آدم ٹھہرے جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام تمام اجسام کے سبب اور جد ہیں۔ احادیث سے ثابت ہے۔

۱۔ان نور السموات من نور محمد	آسمانوں کا نور آپ کے نور مبارک سے ہے
۲۔ نورالقلم من نور محمد	قلم کا نور آپ کے نور کا فیض ہے۔
۳۔ نورالعرش من نور محمد	عرش کا نور آپ ہی سے مستیز ہے۔
۴۔ نوراللوح والعقل ونور المعرفة والبهاء والشمس والقمرونور الابصار من نور محمد ﷺ	لوح وعقل معرفت، حسن جمال، شمس وقمراور آنکھوں کا نور آپ ہی کے فیض سے ہے۔

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رضی اللہ عنہ آیت مبارکہ "وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ" کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اُفق المبین، دنیاوآخرت سے ماوراء ہے یعنی آپ نے عبادت الٰہیہ میں اپنے رب کا دیدار کیا اور یہ ابتداء خلق سے ہزار سال پہلے طباع ایمان کے ساتھ دیکھا اور غیب کے غیب کا عمود کثیف کے ساتھ مشاہدہ کیا،اس عمود کثیف کے ذریعے جس سے اللہ تعالیٰ نے عرش، کرسی اور تمام انوار کو پیدا فرمایا۔

شمس الوجود کا مرتبہ

تو واضح ہوگیا کہ ہر وجود کا نور،اس کا حسن اور اس کے ذات وباطن میں جو چیز مستعار ہے۔اس کا مرکز۔آپ ﷺ کی ذات اقدس کا نور ہے۔اللہ

تعالیٰ نے آپ ﷺ کو سراج منیر بھی فرمایا۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا (سورۃ الاحزاب: ۴۵:۴۶)	یقیناً ہم نے تمہیں بھیجا شاہد، ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈرسناتا اور اللہ تعالیٰ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔

جیسا کہ سورج کے بارے میں فرمایا:

وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا (نوح:۱۶)	اور سورج کو چراغ کیا۔

آپ ﷺ کی ذات اقدس شمس الوجود ہے۔ ہر موجود کا حسن، جمال اور نور آپ سے مستفیض و مستنیر ہے۔ جس طرح آنکھیں سورج کی ان شعاعوں کے نور سے ہر شی کو دیکھتی ہیں جو اس جہاں پر ہوتی ہیں اور انہی کی وجہ سے ہر شی ظاہر و واضح ہوتی ہیں:

فکذلك تستمد العقول والبصائر والذوات من ذات المصطفی ﷺ النورانیة التی هی شمس الوجود وسراجه	تو اسی طرح عقول، آنکھیں اور ذوات اس نور مصطفیٰ سے فیض پاتی ہیں جو ہر وجود کیلئے شمس اور سراج کا درجہ رکھتا ہے۔

آپ اول آخر اور ظاہر و باطن ہیں

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے نورِ مبارک کو تخلیق فرمایا تو آپ کا وجود اقدس تمام کائنات کیلئے بیج کا درجہ رکھتا ہے۔

وهومقام الحبيب من الحبيب	اور یہ حبیب کے ہاں حبیب کا مقام ہے اور
ثم تنشاء عنها الوجود كله كما	پھر اس سے تمام وجودات کو پیدا فرمایا، جیسے
تنشاء الشجرة عن البزرة حتى	بیج سے درخت پیدا کیا جاتا ہے۔یہاں
كملت الموجودات الكليات	تک کہ تمام موجودات کی تکمیل ہوگئی

پھر آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد اور نور کو پیدا فرمایا، جو تمام کے تمام اصل سے مدد لیتے ہیں۔یہاں تک کہ آپ ﷺ کے جسد اطہر کا کمال خلق اور دنیا میں ظہور ہوا۔

كماتظهر ثمرة الشجرة بعد	جیسا کہ درخت کا پھل اس کے کامل
كمالها	ہونے کے بعد ہی ظہور پذیر ہوتا ہے۔

تو آپ ﷺ اول بھی ہوئے اور آخر بھی۔آپ کے بعد آخرت کا ظہور ہوگا۔کیونکہ آپ آخر میں ہیں جیسا کہ اوائل کی ابتدا آپ سے ہوئی کیونکہ اول آپ ہیں اور آپ ﷺ کے شرف وعظمت کا ظہور تمام منازل پر ہوا۔آپ کا دین تمام ادیان پر غالب، تو آپ ظاہر ٹھہرے چونکہ آپ ﷺ وسیلہ بنیں گے۔

وخفى اسراره فى مقامات	مقامات شفاعت پر آپ کے اسرار مخفی
شفاعته خفيت اسراره مع حبيبه	ہیں غیب الغیب میں حبیب کے ساتھ بھی
فى غيب الغيب بدخوله عليه	آپ کے اسرار دوسروں سے مخفی ہیں
وحده كمايدخل الملك	کیونکہ آپ وہاں تنہا ہی داخل ہوں گے جیسے بادشاہ داخل ہوتا ہے۔

تو آپ ﷺ تمام کے شفیع اور غیبی راز و نیاز سے آگاہ اور غیب میں سب سے بڑھ کر اپنے محبوب اللہ کے لیے وسائل و عبادات بروئے کار لانے والے ہیں

اس مقام شفاعت، غیب اور رحمت کل پر آپ کے علاوہ کوئی کھڑا نہیں ہوسکتا۔

فکان هوالباطن فی درجات الغیب وغیب القرب فکان اولاً وآخراً وظاهراً وباطناً اول فی الخلقة والتقدمة وآخر فی البعثة ورجوع الکل الیه وانتظار هم لیومه وظاهر فی المنزلة وباطن فی الوسیلة	درجات غیب اور غیب قرب میں آپ باطن ہیں۔ لہذا آپ اول آخر اور ظاہر و باطن ٹھہرے خلقت تقدیم میں اول، بعثت اور روزِ قیامت میں تمام کے رجوع اور انتظار میں آخری مقام و منزلت میں غالب وظاہر اور مقام وسیلہ میں باطن ہیں۔

فصل

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی پر غور کریں۔

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا (سورۂ فرقان:۱)	بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اُتارا قرآن اپنے بندہ پر جو سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو۔

عالمین سے مراد تمام مخلوق ہے۔ اول و آخر تمام آپ پر ایمان لائے اور آپ کا نور مبارک تمام عالم میں ایک صلب سے دوسری صلب کی طرف منتقل ہوا

اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی بھی پڑھیں:

وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَیْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً (سورة الفرقان:۳۲)	اور کافروں نے کہا قرآن ان پر ایک ساتھ کیوں نہ اُتار دیا۔

حضور آخر الزمان ﷺ کا یہ فرمان بھی سامنے رکھیں۔

قدر اللّٰہ مقادیر الخلائق قبل ان یخلقھم بخمسین الف سنۃ (الترمذی:۲۱۵۶)

اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمانے سے پچاس ہزار سال پہلے ان کی تقدیر کو مقرر فرمایا۔

آپ ﷺ پر لیلۃ القدر میں یہ بھی اس موقعہ پر نازل کیا گیا جب مقادیر کا تعین کیا گیا اور عدم کی رات کی ظلمت میں تخلیق کی گئی اور مخلوق کی تقدیر بنائی جارہی تھی تو اس رات میں آپ پر قرآن نازل کیا گیا جب وہ یوم ایجاد وانشاء سے پہلے آپ کا نور تھا اور آپ کے اس قرآن سے نور حاصل کردہ انوار کی وجہ سے تمام انوار نے فیض پایا۔

پہلا عابد ﷺ

اور آپ ﷺ کی سب سے پہلے عبادت کی طرف اس فرمان الٰہی میں اشارہ ہے۔

قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ (سورۃ الزخرف:۸۱)

فرمادیجئے اگر رحمٰن کی اولاد ہوتی تو میں سب سے پہلے عبادت کرنے والا ہوں۔

اس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد ہوتی (جیسا کہ کفار کہتے ہیں)

تو میں اولاد ہونے کا زیادہ حق دار ہوں۔ کیونکہ میں سب سے پہلے عبادت کرنے والا ہوں اور میں اول مخلوق ہوں۔ لیکن میں اس کا بیٹا ہونے کا مدعی نہیں ہوں بلکہ میں تو اسکا ایک بندہ ہوں۔ تو تم میرے علاوہ کسی کو بیٹا کیونکر قرار دے

لیتے ہو۔حالانکہ وہ میرے مقام قرب منزلت اور اولیت کو کہاں پا سکتا ہے؟

قام قاب قوسین اوادنیٰ

احادیث معراج پڑھیں اور اس بارے میں آیات کا مطالعہ کریں
پ براق پر سوار ہوئے۔نورانی سیڑھی پر چڑھے رفرف پر تشریف فرما ہوئے

جاوز مقامات الاملاك والانبیاء | اور تمام ملائکہ اور انبیاء کے مقامات
ی ان کان قاب قوسین اوادنی | سے آگے گزر گئے یہاں تک کہ قوسین
اوادنی کے مقام پر فائز ہوئے۔

آپ ﷺ نے عروج فرمایا: اس مقام اول تک جہاں سے نور کی ابتدا
وتی تھی جس سے نورعرش پیدا کیا۔

ذی لیس بینه و بین الله واسطة | جس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان
وجود کله | واسطہ موجود نہیں۔

رش پر بٹھانا

س سے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت کا مفہوم واضح ہو جاتا ہے

، الله یجلس محمداً علی العرش | آپ کو اللہ تعالیٰ نے عرش پر بٹھایا
ستغنا نه هو جل جلاله عن | کیونکہ اللہ جل جلالہ تمام کائنات سے
عالمین فیکون مشرفاً علی الو | مستغنی و بے نیاز ہے تو آپ وجود
ود کله لان الوجود من نوره | میں اصل قرار پائے۔کیونکہ وجود کو
من جماله استنار | آپ کے نور سے وجود ملا۔

جب تم نے اجمالی بات سمجھ لی تو واضح ہو گیا ہر وجود کا حسن اور جمال آپ ﷺ کے نور سے ہے۔ آپ ﷺ کا مقام تمام مخلوق اور علماء پر آخرت میں آشکار ہو گا، آپ تمام مخلوق سے افضل رحمۃ للعالمین ہیں۔ آپ پر تمام نعمتیں نچھاور کر دی گئی ہیں آپ کو جود و کرم کے حلوں سے مزین کیا گیا ہے۔

وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْماً — اور اللہ کا آپ پر بڑا فضل ہے۔

اسماء گرامی محمد و احمد

محمد، مفعل کے وزن پر ہے۔ ایسی شخصیت جسے محامد سے مزین کیا گیا جس کی عطا شدہ صفات پر حمد کی جائے۔ احمد، افعل کے وزن پر ہے۔ یعنی آپ تمام مخلوق میں سب زیادہ خالق کی حمد کرنے والے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حمد کا جھنڈا آپ کے ہاتھ میں ہو گا۔ ہر حمد کرنے والا اس کے سایہ تلے ہو گا لواء سے مراد وہ جھنڈا ہوتا ہے جو جنگ کے موقعہ پر مکان امیر پر گاڑا جاتا ہے تا کہ ہر ایک اس سے آگاہ ہو جائے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

لکل غادر لوء عند استه یعرف به۔ — ہر دھوکہ باز کی سرین کے پاس جھنڈا ہو گا جس سے وہ پہچانا جائیگا۔ (مسلم کتاب الجهاد)

اس کی مقعد کے پاس گاڑنے کی وجہ ان کی ذلت و رسوائی ہے تو حمد کے جھنڈا کا آپ کے پاس ہونا واضح کر رہا ہے کہ آپ تمام کے امام و سربراہ ہیں۔ آپ ﷺ ایسے مقام پر ہوں گے، جہاں مقام محمود اول و آخر آپ ﷺ

کی حمد کر رہا ہوگا آپ کے سر اقدس پر تاج وقار وہیبت ہوگا اللہ تعالیٰ آپ کو وہ توقیر وعزت عطا فرمائے گا جو آپ کے ساتھ ہی مخصوص ہوگی، محامد کے ایسے حُلّے نصیب ہوں گے جو آپکے علاوہ کسی کو نصیب نہ ہوں گے۔ آپ کے نیچے براق عظیم ہوگا جس کی رنگت سے تمام میدانِ قیامت اس طرح چمک اُٹھے گا، جیسے بجلی آسمان زمین کے درمیان چمکتی ہے۔

اپنے حبیب (اللہ تعالیٰ) کے ہاں اعلیٰ مقام کی وجہ سے تمام لوگ آپ کی شفاعت کی طرف رجوع کریں گے یہ ہے آپ کا جمال، جس کے ہم پلہ کوئی جمال نہیں کوئی کمال آپ کے کمال کی خاک راہ تک نہیں پہنچ پاتا۔

آپ رب العالمین کے محبوب اور تمام مخلوق کے سربراہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (سورۃ الانبیاء: ۱۰۷)

اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت ہی بنا کر بھیجا ہے۔

یہ آیہ مبارکہ بتا رہی ہے تمام کائنات پر رحمت آپکی وجہ سے ہے۔ اگر آپ لوگ چاہتے ہیں کہ آپ کا تمام مخلوق کے لیے رحمت ہونا سمجھ آئے تو سابقہ گفتگو کے ساتھ ساتھ یہ بھی سامنے لائیں کہ آپ ﷺ کے حبیب اور محبت عظمیٰ کا مقام آپ کے ساتھ مخصوص ہے۔ مخلوق میں جو دل وروح آپ سے محبت کرے گا اس کی روح آپ ﷺ کی روح طیبہ کے ساتھ غیب الغیب میں چلی جائے گی۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

الا رواح جنود مجندہ فما تعارف منها ائتلف وما تنا کر منها اختلف — ارواح لشکروں کی طرح ہیں جو آپس میں متعارف تھیں وہ محبت کریں گی اور جو متعارف نہ تھیں ،ایک دوسری سے نفرت کریں گی۔

ارواح کے امیر

تمام ارواح عالم آپ ﷺ سے محبت رکھتے ہیں۔

و کان امیر الارواح کلها وسیدها — اور آپ ﷺ تمام ارواح کے امیر اور سردار ہیں۔

وہ آپ کی محبت میں اس طرح جمع ہیں جیسے شہد کی مکھیاں اپنے چھتہ پر جمع ہوتی ہیں تمام ارواح آپ کی محبت دین اور آپکے خالق کی توحید و محبت پر جمع ہیں کیونکہ آپ ازل سے اور ہر جگہ توحید کے داعی ہیں تو ارواح کا اجماع واجتماع ہوا اور ایمان وتوحید میں اجتماع ثبوت رحمت ہے جیسا کہ حدیث میں آیا۔

الجماعة رحمة والفرقة عذاب — جماعت رحمت اور فرقہ عذاب ہے۔

(مسند احمد، ۴، ۲۲۸)

ہر ذرہ کے لیے رحمت

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے سبب سے تمام پر رحمت فرمائی ماسوائے اس کے جس نے رحمت قبول کرنے سے انکار کر دیا اور وہ کفار ہیں اور وہ کائنات میں اقل ہیں اس سے ثابت ہوگیا آپ رحمۃ للعالمین ہیں۔

وان کل خیر و نور و برکة شاعت وظهرت فی الوجود او ظهر من اول الایجاد الی الاخرة انما هو سببه ﷺ

کائنات کے پہلے ذرہ سے لے کر انتہا تک جو خیر، برکت اور نور کسی کو نصیب ہوا اس کا سبب آپ ﷺ کی ذات اقدس ہے۔

کل پر احسان کی وجہ سے آپ ﷺ سے محبت لازم ہے۔ آپ ﷺ ہر مقام و جگہ احسان فرمانے والے ہیں۔ آپکی ذات اقدس نے تمام وجود پر احسان فرمایا اور اس کے جمال سے تمام جہات عالم روشن ہو گئیں، افسوس اس پر جو محروم و خاسر رہا۔

اسم مبارک کی تعظیم پر بخشش

بنی اسرائیل کے ایک شخص کے بارے منقول ہے کہ اس نے ساری عمر گناہوں اور نافرمانی میں گزاری اور وہ اپنے دور کا سب سے بڑھ کر گناہگار تھا اس کے پلے نیکی بہت کم تھی۔ وہ فوت ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے آگاہ فرمایا یہ شخص جنتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے تمام گناہ معاف فرما دیئے ہیں۔ مغفرت و بخشش کے سبب کے بارے میں عرض کیا گیا، تو فرمایا:

انه فتح التوراة یوما فرای فیها اسم محمد مکتوبا فقبّله ومسح به وجهه تبرکا به وحبا به فغفر الله له جمیع ذنوبه من اجل تعظیمه اسم محمد ﷺ حبیب الله۔

اس نے ایک دن تورات کو کھولا اس میں اسم محمد لکھا ہوا پایا تو اس نے اسے بوسہ دیا اور اس سے محبت و تبرک حاصل کرتے ہوئے اسے آنکھوں سے لگایا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کے نام کی تعظیم کی وجہ سے اس کے تمام گناہ معاف فرما دیئے۔

سب سے بڑی نیکی

آپ ﷺ سے محبت سب نیکیوں سے بڑی نیکی ہے، لوگ اس محبت میں مختلف درجات رکھتے ہیں۔

فا حبهم فيه اتبعهم لسنة فی الظاهر والباطن والمقامات والاحوال — ان میں سب سے زیادہ محبت کرنے والے، وہ ہیں ظاہر، باطن، احوال وواقعات میں آپ کے طریقہ کی پیروی کرتے ہیں۔

کیونکہ آپ ﷺ کا فرمان حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

من احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنة — جس نے میری طریقے سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

اس کے برابر کوئی عمل نہیں

محبت سب سے اعلیٰ و افضل عمل ہے جو مقامات جنت اور رفیق اعلیٰ میں آپ ﷺ کا پڑوسی بنا دیتی ہے اور سب سے کم درجہ کی محبت ہم جیسے دل والے لوگوں کی ہے جو معاصی اور نافرمانی میں ملوث ہیں جیسا کہ اسرائیل عاصی کی محبت تھی:

حبه نا فع علی کل حا ل ولیس   اور آپ سے محبت ہر حال میں فائدہ

ثلہ من الا عمال   دیتی ہے اور اس کے برابر کوئی عمل

نہیں۔

اے اللہ تعالیٰ ہمیں آپ ﷺ کے خصوصی احباب میں شامل فرما اور

نیا و آخرت میں عافیت عطا فرما۔ آمین ۔ثم آمین

آپ سے محبت کی علامت ۔آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں اور آپ

ی آل پر درود وسلام سے اور یہ درود وسلام مختلف انعامات اور نعمتوں کا ذریعہ

ہے۔ اللہ ذوالجلال والاکرام کی طرف سے یہ دائمی عطیہ ہے۔ آمین ۔ثم آمین

﴿والحمد للہ رب العالمین﴾